یہ ہیں نماز کے ثمرات

کہاں سو گئے انہیں لینے والے؟

تالیف

ازہری احمد محمود

ترجمانی

مشتاق احمد کریمی

ناشر

مکتب دعوت وعوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

انٹرنیٹ سیکشن

www.islamhouse.com

یہ ہیں نماز کے ثمرات

کہاں کھو گئے انہیں لینے والے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالىٰ الْمُتَفَرِّدِ بِالْبَقَاءِ، وَالْمُنَزَّهِ عَنِ الشُّرَكَاءِ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلىٰ النَّبِيِّ زِيْنَةِ الأَتْقِيَاءِ، وَعَلىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ قُدْوَةِ الأَوْلِيَاءِ، وَبَعْدُ:

ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے سزاوار ہے جس کی ذات گرامی تنہا بقا کے ساتھ منفرد اور شرکاء سے پاک ہے۔ اور درود وسلام نازل ہو نبی کریم کی اس ذات اقدس پر جو متقیوں کے لئے زینت ہیں۔ اور آپ ﷺ کے آل واصحاب پر جو اولیاء کرام کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ امابعد:

میرے پیارے مسلمان بھائی! نماز وہ بلند ترین عبادت ہے جس سے وہ مومن قلوب الفت ومحبت رکھتے ہیں جو اس کے عظیم قدر و قیمت سے واقف ہیں۔

یہ وہ ملاقات ہے جو لذتِ جدت سے شادکام ہوتی رہتی ہے۔ اور ہم برابر محاسبہ کی چوکھٹ پر کھڑے ہیں۔ یہ مصلیوں کی جماعت ہے جو اس پاکیزہ ندا کو سن کر کہ ''**حَيَّ عَلىٰ الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلىٰ الْفَلاَحِ**'' (نماز کے لئے آؤ، کامیابی پانے کے لئے آؤ) تو ہر وہ دل اس پر لبیک کہتا ہے جو اس ندا کے فضل وشرف سے واقفیت رکھتا ہے۔ چنانچہ لوگ ان پاکیزہ گھروں، کائنات کی بہترین جگہ میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے اجسام وقلوب اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہوئے اس کے ذکر ومناجات اور توحید کے ساتھ سراپا توجہ رہتے ہیں۔

انواع واقسام کی لذتوں سے مصلی شادکام ہوتا ہے جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

نصر بن محمد سمرقندی فرماتے ہیں: ''یاد رکھو! نماز کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ ہے جس نے شادی کا پروگرام کیا اور دعوت ولیمہ دی اور اس میں ہر قسم کی لذت کے لئے انواع واقسام

کے کھانے اور پینے کے سامان کا انتظام کیا جس کے ہر رنگ وقسم میں الگ الگ لذت ومزہ ہے۔نماز کی یہی مثال ہے۔ رب نے بندوں کو اس کی دعوت دی ہے، اور اس میں مختلف قسم کے افعال واذکار رکھے ہیں اور انہی کے ساتھ ان کو عبادت بجالانے کا حکم دیا ہے تا کہ وہ ہر قسم کی عبودیت وبندگی سے لذت کام ہو۔ گویا نماز کے افعال وحرکات کی مثال جیسے مختلف کھانے ہیں اور اذکار ودعا کی مثال جیسے پینے کے مشروب''۔

لیکن یہ مصلی حضرات ان لذتوں سے محظوظ ہونے میں آپس میں متفاوت ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ہر مصلی اپنے صدق واخلاص اور نماز میں اپنے دھیان وتوجہ کے مطابق حلاوت وچاشنی حاصل کرتا ہے۔

میرے پیارے مسلمان بھائی! یقیناً اعمال صالحہ کے بہت سے ثمرات وفوائد ہوتے ہیں جن سے ان کو بجالانے والا بہرہ ور ہوتا ہے۔اور یہ ثمرات بہتر طور پر اس وقت زیادہ ظاہر ہوتے ہیں جب عمل صالح کرنے والا اپنے عمل میں اخلاص کا پیکر ہو۔اور نماز اعمال صالحہ میں ایک مہتم بالشان عمل ہے، بلکہ یوں کہئے کہ رب کی توحید کے بعد سب سے اشرف وافضل عمل ہے۔

لیکن اے میرے مسلمان بھائی! کیا آپ نے کبھی اپنے نفس سے دریافت کیا ہے کہ وہ کون سے پھل ہیں جو میں اپنی نماز میں چنتا ہوں؟

اور کبھی نفس سے یہ پوچھا ہے کہ میں ان ثمرات کے مقابلہ میں کہاں کھڑا ہوں؟

بہت ممکن ہے کہ ایک مسلمان بہت زیادہ نماز پڑھنے والا ہو، لیکن وہ نماز کے ثمرات سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے!

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ ''فلاں شخص بڑی لمبی نمازیں پڑھتا ہے۔آپ نے فرمایا: نماز صرف اسی کو نفع پہنچاتی ہے جو اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے،

پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿**إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ**﴾ (العنکبوت: ۴۵) ''یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے''۔

حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اے ابن آدم! بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اگر تمہاری نماز تمہیں بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی، تو اس کا مطلب ہے کہ تم نماز ہی نہیں پڑھتے''۔

پیارے مسلمان بھائی! اس میں اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ ایک مسلمان اپنی نماز کی کھیتی سے پھل وثمرات کیسے کاٹے؟

کتنے لوگ ایسے ہیں اور کتنے ہیں ایسے جو نماز کے یہ پکے ہوئے پھل چننے سے محروم ہیں۔ جب کہ وہ مصلیوں میں سے ہیں، بلکہ کثرت سے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔ اب ہم ذیل میں نماز کے بعض ثمرات وفوائد آپ کے لئے پیش کررہے ہیں اور اس کے بہت قریبی ونزدیکی پھل کی طرف اشارہ کررہے ہیں...... لہذا آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے کہ کیا آپ ان پھلوں کو توڑنے والوں میں شامل ہیں؟

☆ **نماز راحت وسکون ہے:** میرے مسلمان بھائی! یادرکھیں نماز دلی راحت وسکون کا عنوان اور ربانی بخششوں کی خوشبو ہے۔ اقامتِ نماز میں دلوں کی سعادت وبے نظیر راحت ہے۔ اب آپ کو یہ راحت حاصل ہے؟ آپ خود کو ٹٹول سکتے ہیں! کیا آپ نماز پڑھتے ہوئے یہ راحت وسکون محسوس کرتے ہیں؟

ہمارے سلف صالحین یہ راحت وسکون محسوس کرتے تھے اور جب وہ نماز میں مشغول ہوجاتے تھے تو اپنے دن کے کیف وسرور سے سرشار ہوجاتے تھے۔

آیئے اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے! آپ اپنے حال کو خود بہتر جانتے ہیں، اپنے نفس کی پہلوؤں

میں اسے تلاش کیجئے ، کیا آپ کہیں اس میں یہ ثمرہ محسوس کرتے ہیں؟

نمازیوں میں بہت سارے ایسے ہیں جونماز پڑھتے ہیں مگر کوئی اپنے نفس میں اس اثر کونہیں ٹٹولتا اوراس طرح اس کی نماز زندگی کے ازدحام میں ضائع ہوجاتی ہے۔

عبداللہ بن محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں اور میرے والد اپنے ایک انصاری خسر کی عیادت کے لئے گئے ، نماز کا وقت آ پہنچا، تو انہوں نے اپنے بعض گھر والوں سے کہا: اے لڑکی! وضوکا پانی لاؤ تا کہ میں نماز پڑھوں اورراحت بٹوروں۔ عبداللہ نے کہا: ہم نے ان کی اس بات پر نکیر کی ، تو انہوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ **﴿قُمْ يَا بِلاَلُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلاَةِ﴾** ''اے بلال! اٹھواور ہمیں نماز سے راحت وآرام پہنچاؤ''۔ (اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے، صحیح ابوداؤدحدیث نمبر: ۴۹۸۶)۔

اور یہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ ہیں ، ایک مرتبہ ان کوآنکھ آنے کی شکایت ہوگئی ، لوگوں نے ان سے کہا: اگرآپ عقیق نامی جگہ جاتے اور وہاں کی سرسبز وشاداب کھیتی وہریالی دیکھتے تو آپ اس سے اس میں کچھ کمی اور ہلکا پن محسوس کرتے ، یہ سن کر سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: ''پھر میں عشاء وصبح کی نماز میں کیسے حاضری دوں؟''۔

یہ تھے ہمارے سلف صالحین کے اوائل لوگ (اللہ ان سے راضی ہو) کہ نماز ان کے یہاں بڑی قیمتی غنیمت تھی ، وہ اس کے شکار کرنے میں کوتاہی نہیں برتتے تھے۔ انہوں نے نماز کو اپنے قلوب میں بسا کر زندگی بسر کی ، لہذا ان کے نفس شاداں وفرحاں تھے اوران کے قلوب سکون واطمینان کی دولت سے مالا مال تھے۔

☆ **نماز ایک نور ہے:** نماز کا نورانوار میں کیا ہی مکرم نور ہے! یہ ایسا نور ہے جو دنیوی ہرنور سے جدا ہے! بلکہ یہ تو ایسا نور ہے جوملکوت قدسیہ سے اپنی روشنی حاصل کرتا ہے تا کہ صاحب نور

کو پاکیزہ راستہ کی رہنمائی کرے جو اللہ تعالیٰ کی طاعت و بندگی ہے۔

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿...... **وَالصَّلاَةُ نُوْرٌ**......﴾ ''اور نماز نور ہے''۔ (اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

اے مسلمان بھائی! آپ اس نور کے مقابلہ میں کہاں کھڑے ہیں؟ کیا آپ خود کو ان لوگوں میں دیکھتے ہیں جو اپنی نمازوں کے نور سے روشنی لیتے ہیں، یا ان لوگوں میں جن کی نماز نور و روشنی ہی نہیں دیتی؟

اگر آپ اس دنیا میں یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ نماز کا نور کیا ہوتا ہے؟ تو اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی طاعت وخوشنودی کی توفیق ملتی ہے اور گناہ و معاصی سے بغض ونفرت پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ابتدائی نور ہے اور قیامت کا دن ہوگا تو یہ نور مزید بڑی شکل اختیار کر جائے گا جو صاحبِ نور کے لئے محشر کی تاریکیوں میں روشنی دیتا رہے گا یہاںتک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

☆ **نماز غفلت کا علاج ہے:** غفلت ایک خطرناک مرض ہے جو بہت سارے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، یہاںتک کہ وہ گناہ و معاصی میں گرفتار ہو چکے ہیں بلکہ یوں کہئے کہ گناہوں میں غرق ہو گئے ہیں۔ اور وہ انجام وعواقب سے بےخبر ہیں۔

چنانچہ غفلت قلب پر شدید قسم کا تالا ہے، لہذا غافل شخص کے قلب پر بہت ساری خیر نہیں پہنچ پاتی۔ اور سچی نماز غفلت کے لئے نفع بخش مؤثر دوا اور قلب کے لئے میل کچیل ونجاست سے طہارت و پاکیزگی کا سبب ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿**وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَخِيْفَةً وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ وَلاَ تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ**﴾ (الاعراف: ٢٠٥) ''اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی

کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہلِ غفلت میں سے مت ہونا''۔

امام مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: (**بالغدو**) یعنی آخر فجر، صبح کی نماز، اور (**الآصال**) یعنی آخر شام، عصر کی نماز۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿**مَنْ حَافَظَ عَلٰی هٰؤُلاَءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ فِيْ لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ**﴾ ''جو شخص ان فرض نمازوں کی محافظت کرے وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو رات کو سو آیات کریمہ کی تلاوت کرے وہ قانتین میں لکھ دیا جائے گا''۔ (اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے: سلسلہ الصحیحۃ: ۶۵۷)۔

میرے مسلمان بھائی! آپ اپنے حال پر غور کریں، کیا آپ اپنی نماز کا اثر اپنے افعال واقوال میں پاتے ہیں؟ کیونکہ اپنی نماز سے نفع اٹھانے والا اپنے قول وفعل میں ربانی توفیق کی دلیل پالیتا ہے جو اسے اس بات کی آگاہی دیتی ہے کہ اس نے اپنی نماز سے فائدہ پالیا ہے۔

اور اگر آپ اپنے قول وفعل میں نماز کے اچھے اثرات نہیں پاتے، تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ خطرہ کے دہانے پر ہیں، اس لئے آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے اور اس میں ہرگز غفلت کا شکار نہ بنئے، کیونکہ محاسبہ میں تاخیر وتمادی غفلت کو جنم دیتی ہے اور جس کا نتیجہ کار ممنوع وحرام باتوں میں ملوث ہوجانا ہے، یہانتک کہ نماز جیسی شیٔ بھی بے معنیٰ ہوکر رہ جاتی ہے۔

لہذا اے میرے مسلمان بھائی! آپ مرضِ غفلت سے بچیں اور یاد رکھیں کہ آپ کی نماز مفید تریاق ہے، اگر آپ اسے کامل طور پر ادا کریں، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ ادا کرتے تھے۔

☆ **نماز رنج وغم کو دور کرتی ہے:** یقیناً نماز زندگی کی پریشانیوں، سختیوں اور مصیبتوں پر

بہترین مددگار رہے۔اور آدمی پر جب مصیبت آتی ہے تو وہ اس کے ازالہ کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔اور اے کمزور آدمی! آپ اپنے رنج وغم اور مصیبت کو دور کرنے والا، قادر وقوی بگڑی بنانے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ہرگز نہیں پائیں گے جو اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اپنے رنج ومصیبت دور کرنے کے لئے اللہ سے فریاد کرنے، اسے پکارنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا سب سے قوی وسیلہ نماز کے علاوہ آپ کچھ اور نہیں پا سکتے۔ چنانچہ یہ نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید حاصل کرنے میں عجیب وغریب وسیلہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿**فَلَوْلاَ أَنَّهُ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ، لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهِ إِلـىٰ يَـوْمِ يُبْـعَثُـوْنَ**﴾ (الصافات:۱۴۳،۱۴۴) ''پس اگر یہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس کے پیٹ میں ہی رہتے''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ''یعنی یونس علیہ السلام نماز ودعا کرنے والوں میں سے تھے''۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ﴿**كَانَ النَّبِيُّ** ﷺ **إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلىّٰ**﴾ ''نبی کریم حبیب پاک ﷺ کو جب سخت غم ومصیبت کا معاملہ درپیش ہوتا تو آپ نماز پڑھتے''۔(اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے، صحیح ابوداؤد البانی حدیث نمبر:۴۷۰۳)۔

پھر آپ کا کیا رویہ ہوتا ہے جب آپ پر مصائب نازل آتے ہیں؟ کیا آپ ان میں سے ہیں جو نماز کی پناہ لیتے ہیں؟

میرے مسلمان بھائی! یہ نماز کے ثمرات میں سے نہایت عظیم ثمرہ ہے، لہذا آپ اس میں کوتاہی برتنے والوں میں سے نہ بنیں۔

کیونکہ آپ نماز میں رنج ومصائب دور کرنے والے، مجبور ومضطر کی دعا سننے والے اللہ

عزوجل سے قریب ہوتے ہیں جب وہ مضطر اسے پکارتا ہے۔

لہذا آپ اپنے حوائج وضروریات بلکہ تمام حوائج وضروریات کو اللہ کے سامنے پیش کریں اور کسی بھی معمولی ضرورت کو حقیر نہ جانیں، کیونکہ معمولی وتھوڑی چیز بھی میسر نہیں آ سکتی اگر اللہ تعالیٰ اسے آسان نہ بنائے۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نہایت ہلکی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: اے بھتیجے! کیا تمہیں اپنے رب عزوجل کے پاس کوئی حاجت وضرورت نہیں ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے اپنی نماز میں ہر چیز کا سوال کرتا ہوں، حتیٰ کہ نمک کا بھی''۔

یہ تھے سلف صالحین جو نماز کے لحظات تک کو ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور ان لحظات کو نہایت قیمتی لحظات میں شمار کرتے تھے۔ کیونکہ وہ اس بات کی معرفت تامہ رکھتے تھے کہ وہ اس ذات کے سامنے کھڑے ہیں جس سے مسائل پوشیدہ نہیں ہیں۔ لہذا اے میرے برادر! آپ اس بات سے ہوشیار رہیں کہ آپ اس عظیم ثمرہ سے غفلت برتنے والوں میں شمار ہو جائیں۔

☆ **نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے:** اے میرے مسلمان برادر! نماز طاعت وبندگی بجالانے اور برائیوں سے دور رکھنے کا بہترین داعی وسبب ہے۔

اے میرے بھائی! آپ نے دن رات میں اللہ کی طرف پوری توجہ کے ساتھ اس کی خوشنودی کے لئے پانچ مرتبہ نماز ادا کی ہے، اس کا آپ پر کیا اثر پڑا ہے؟ کیا آپ کی نماز نے آپ کو بے حیائی اور برائیوں سے روک دیا ہے؟ یقیناً نماز کے عظیم ترین ثمرات میں مصلی کو بے حیائی اور برائی سے روک دینا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے: ﴿**أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ**﴾ (العنکبوت: ۴۵) ''جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے،

اور نماز قائم کریں۔ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور بے شک اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ خبر دار ہے''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نماز کے اندر اللہ تعالیٰ کی معصیتوں سے روکنے اور باز رکھنے کا بڑا سامان موجود ہے''۔

ابو العالیہ نے فرمایا: ''نماز کے اندر تین باتیں ہوتی ہیں: ایک اخلاص، دوسری خشیت، تیسری اللہ کا ذکر۔ لہذا جس نماز میں یہ تین باتیں موجود نہ ہوں وہ نماز ہی نہیں ہے۔ اخلاص اسے معروف کام کا حکم دیتا ہے، خشیت اسے برائی سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر قرآن مجید ہے جو اسے امر ونہی جیسے واجب سے نوازتا رہتا ہے۔

میرے پیارے بھائی! آپ اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے، کیونکہ کتنے مصلی ہیں جن کی نماز فقط حرکات وافعال اور اٹھک بیٹھک کے سوا کچھ کام کی نہیں ہوتی، لہذا ایسے مصلیوں کو آپ دیکھیں گے کہ گناہ ومعاصی میں گرفتار ہوتے ہیں اور انہیں ان گناہوں سے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی۔

کیا اس جیسے لوگ اپنی نماز سے کچھ فائدہ حاصل کرتے ہیں؟

اور کیا اس جیسے لوگوں کو ان کی نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے؟

اے نماز کے ثمرات سے غفلت برتنے والے! آپ یاد رکھیں کہ آپ کی نماز گناہوں کے علاج ودوا سے کہیں بہتر ہے۔ اور جس شخص کو اس کی نماز معاصی سے نہیں روکتی، اسے اپنے نفس کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہئے، نیز اپنی نماز پر کڑی نظر رکھنی چاہئے، اگر اس میں کوئی عیب نظر آئے تو اس کی اصلاح کر لینی چاہئے۔

اے میرے مسلمان بھائی! یہ ہیں نماز کے بعض ثمرات وفوائد جنہیں مصلی اپنی نماز کے شجر سے چنتا ہے، شرط یہ ہے کہ اسے کامل طور پر ادا کی گئی ہو۔

لیکن یہاں ایک لمحہ محاسبہ کے لئے توقف کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے: کس بنا پر بہت سارے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ نماز کے ان ثمرات سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے ہیں؟

یقیناً بہت سارے حضرات ایسے ہیں جو نماز کے ان ثمرات سے نفع نہیں اٹھا پاتے ہیں۔ کیا انہوں نے کبھی اپنے آپ سے یہ سوال کیا کہ: کس سبب سے ہم نماز کے ثمرات سے مستفید نہیں ہو پا رہے ہیں؟

اس سوال کے جواب سے پہلے آپ ایک لمحہ کے لئے ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر توقف کریں: ﴿**فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ، الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلاَتِهِمْ سَاهُوْنَ**﴾ ''ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے، جو اپنی نماز سے غافل ہیں''۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ''یعنی جو لوگ نماز کو اپنے وقت سے موخر کر کے پڑھتے ہیں''۔ موصوف نے مزید فرمایا: ''مصلی کی یہی قسم ہے جو اگر نماز پڑھے تو اسے اس کے اجر وثواب کی کچھ امید نہیں ہوتی، اور اگر وہ ترکِ نماز کا ارتکاب کرے تو اس پر اسے عقاب وسزا کا خوف نہیں ہوتا''۔

ابو العالیہ رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا: ''وہ وقت کی پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور نہ رکوع وسجدہ کو مکمل ادا کرتے ہیں''۔

یقیناً نماز کے ثمرات سے فائدہ حاصل نہ ہونے کے واضح ترین اسباب میں ایک اسے وقت سے موخر کر کے پڑھنے، یا رکوع وسجدہ کو مکمل ادا نہ کرنے کے سبب ضائع کرنا بھی ہے۔ اور یہ اکثر مصلیوں کا حال ہے جو نماز کے ثمرات سے مستفید نہیں ہوتے۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو اوقاتِ نماز کی محافظت نہیں کرتا، وہ نماز کی بھی حفاظت نہیں کرتا، نیز جو وضو، رکوع اور سجدہ کی حفاظت نہیں کرتا، وہ نماز کی بھی حفاظت نہیں

کرتا اور جو نماز کی حفاظت نہیں کرتا، اس نے اسے ضائع کر دیا۔ اور جو نماز کو ضائع کرے، وہ دیگر فرائض کو مزید ضائع کرنے والا ہوگا۔ اسی طرح جو نماز کی محافظت کرے وہ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔ اور اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو نماز نہیں پڑھتا''۔

میرے مسلمان بھائی! آپ کا اس آدمی کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہمیشہ سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھتا ہے، نیز عصر کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتا ہے، نیز عشاء کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتا ہے، اس کے علاوہ رکوع، سجدہ اور خشوع وخضوع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا؟ کیا ایسا شخص نماز کے ثمرات سے نفع اٹھا سکتا ہے؟

یہ اکثر ان لوگون کی آفت ومصیبت ہے جو اپنی نمازوں کے ثمرات کو نہیں چنتے! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آدمی کے دونوں کنپٹیوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک نماز بھی مکمل نہیں پڑھی''۔ دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: ''نہ وہ خشوع وخضوع کو پورا کرتا ہے اور نہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف مکمل توجہ ودھیان لگاتا ہے''۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع وسجدہ کو مکمل ڈھنگ سے ادا نہیں کر رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''تم نے نماز نہیں پڑھی، اور اگر تم اس حال میں مرجاؤ تو تمہاری موت اس فطرت کے علاوہ پر ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا کیا ہے''۔

میرے پیارے بھائی! نماز کے ثمرات کو صرف وہی شخص چن سکتا ہے جو اس کی ادائیگی میں اخلاص کا پیکر ہو، جیسے کاشتکار اپنی کھیتی کے پھل کو اس صورت میں کاٹ سکتا ہے جب وہ کھیت کی جوتائی، سینچائی اور اس پر خصوصی توجہ دے۔ اسی طرح اے نمازی! آپ پر بھی اپنی نماز کو اکمل طریقہ پر ادا کرنا، خالص اور سچی نیت کے ساتھ نماز پر مکمل توجہ ودھیان صرف کرنا ضروری

ہے۔ اس دن آپ کا شمار ان لوگوں میں ہو جائے گا جو اپنی نمازوں کے ثمرات کاٹتے ہیں اور اس کی حلاوت وشیرینی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

لہذا اے میرے پیارے بھائی! آپ غلامانہ نماز پڑھیئے اور اس ذات اقدس کی عظمتِ شان کو مستحضر کیجئے جس کے سامنے آپ کھڑے ہیں، انشاء اللہ العزیز آپ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے اور آپ نماز کے پھلوں کو توڑنے والوں میں شمار ہو جائیں گے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالىٰ ، وَصَلىّٰ اللّٰهُ عَلىٰ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمانی
مشتاق احمد کریمی
داعی ومترجم مکتب توعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض
انٹرنیٹ سیکشن
mushtaqueahmadkarimi@indiatimes.com